جس نے جہالت کی وجہ سے بلوغت[1] کے بعد بھی روزہ نہیں رکھا وہ کیا کرے؟

www.ahlulathar.net

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

ایک عورت پوچھتی ہے: میری عمر اب تیس سال سے زیادہ ہو چکی ہے، اور پہلا سال جب مجھ پر روزہ فرض ہوا تھا وہ اس وقت تھا جب میری عمر پندرہ سال کی تھی اور میں اس مسئلے کو نہیں جانتی تھی کیونکہ مجھے حیض پنچ مہینے میں آ گیا تھا، اللہ جانتا ہے کہ میں اس بارے میں جاہل تھی، تو اب مجھ پر کیا لازم ہے ان چھوٹے ہوئے روزوں کے تعلق سے؟

جواب: جو ہم سوال سے سمجھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اس نے پہلے سال میں روزہ نہیں رکھا۔ تو اگر یہ علم سے دور تھی اس معنی میں جیسے ایک دیہات میں پرورش پانے والی عورت ہوتی ہے جہاں کوئی عالم نہیں ہوتا جس سے وہ پوچھیں اور وہ اس بات سے غافل ہوتے ہیں، تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں، کیونکہ اس تک شریعت پہنچی ہی نہیں تھی۔ مگر اگر وہ ایسی جگہ تھی جہاں علماء تھے مگر اس نے (مسائل دریافت کرنے میں) لاپرواہی اور سستی کی تو اس پر ان دنوں کی قضاء کرنا واجب ہے جن دنوں اس نے روزے نہیں رکھے۔ اس کے لئے ان دنوں کی قضاء کرنے سے زیادہ کچھ اور لازم نہیں، یعنی: اس پر نہ فدیہ ہے اور نہ کفارہ ہے۔

(مصدر: سلسلة اللقاء الشهري: مجلس نمبر ۱۵)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

---

[1] بلوغت کی نشانیاں ہیں جسے علماء بیان کرتے ہیں جس کے ظاہر ہونے سے انسان بالغ ہو جاتا ہے اور پھر اس پر شرعی احکام نافذ ہوتے ہیں یا عبادتیں واجب ہو جاتی ہیں۔ بالغ ہونے کی تین علامتیں ہیں: منی کا خروج یا زیر ناف بال کا آجانا یا قمری حساب سے پندرہ سال کی عمر پہنچ جانا، یہ تینوں مشترک ہیں لڑکے اور لڑکیاں دونوں کے لئے۔ مگر لڑکیوں کے لئے ایک چوتھی علامت بھی ہے اور وہ ہے حیض جاری ہونا۔ ان نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی بھی ظاہر ہو جانے سے وہ بالغ ہو گا۔